قادیانی لاہوری مرزائی

دائرہ اسلام سے خارج کیوں ہیں؟

علمی جائزہ

تحریر

مولانا فضل الرحمن بن محمد

ایم اے عربی - ایم اے اسلامیات

خطیب مسجد مبارک اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور

www.KitaboSunnat.com

ناشر: دار الدعوۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور (۲)

۲۶۶
س ل - ق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

قادیانی لاہوری مرزائی

دائرہ اسلام

سے خارج کیوں ہیں؟

علمی جائزہ

تحریر
مولانا فضل الرحمٰن بن محمد
ایم اے عربی - ایم اے اسلامیات
خطیب مسجد مبارک اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور

ناشر: دار الدعوۃ السلفیۃ شیش محل روڈ لاہور (۲)

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹ ۔۔۔ بے ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور
نمبر ۔۔۔17391

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2664
فضل - ق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) باپ نہیں ہے

أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ

کسی کا مردوں تمہارے میں سے

وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَ

ولیکن پیغمبر خدا کا ہے اور

خَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ

ختم کرنیوالا تمام نبیوں کا اور ہے

اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝

اللہ ہر چیز کو جاننے والا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ اَمَّا بَعْدُ

حکومت کے فیصلے

۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی نے کثرت رائے کے ساتھ قادیانی اور لاہوری مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا تھا۔ اپریل ۱۹۸۴ء میں دفعہ ۲۹۸/ب کے ذریعے قادیانی یا لاہوری گروپ کو زبانی یا تحریری طور پر مرزا غلام احمد کے جانشینوں کو امیر المؤمنین یا صحابہ کہنے یا ان کے اہل خانہ کو اُمّ المؤمنین یا اُن کے افراد کو اہل بیت کے نام سے موسوم کرنے یا اپنی عبادت گاہ کو مسجد کا نام دینے اور اس میں اذان دینے سے قانوناً روک دیا گیا ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے لیے تین سال قید اور جُرمانے کی سزا مقرر کی گئی ہے۔ یہ سزا اُس شخص کو بھی دی جائے گی جو بلاواسطہ یا بالواسطہ خود کو مسلمان ظاہر کرے یا اپنے مذہب کو اسلام کا نام دے کر تبلیغ و تشہیر کرے یا دوسروں کو اپنا مذہب قبول کرنے کی دعوت دے یا مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو مجروح کرے۔

اشکال

پہلی اور موجودہ حکومت کے فیصلوں سے بعض لوگوں کے ذہنوں میں شاید یہ سوال اُبھرتا ہو کہ جو فرقہ یا گروہ اللہ کی وحدانیت پر ایمان رکھے۔ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننے کا دعویٰ کرے، نماز پڑھے، روزے رکھے، زکوٰۃ دے اور انسانیت کی خدمت کرے۔ ایسے لوگوں کو دائرہ اسلام سے خارج کر دینا کہاں کا انصاف ہے؟ جب کہ خود مسلمانوں کے اندر بھی کئی گروہ اور فرقے موجود ہیں۔

جس شخص کو اسلامی تعلیم سے پُوری طرح واقفیت نہیں یا نبوّت و رسالت کے بارے میں لاعلم ہے۔ اس کے لئے تو اُلجھاؤ پیدا ہو سکتا ہے، لیکن جو مقامِ نبوّت اور منصب رسالت سے آگاہ ہے وہ کہے گا یہ تو بہت پہلے ہو جانا چاہیئے تھا۔ مناسب ہے کہ اس نکتے کی وضاحت کر دی جائے۔ باقی مسئلہ انشاء اللہ تعالیٰ خود بخود حل ہو جائے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوّت

اسلامی تعلیم کے مطابق نبوّت و رسالت کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السّلام سے شروع ہوا۔ اور سیدالانبیاء محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ، رحمۃ للعالمین، خاتم المرسلین، امام المتقین، نبی التوبہ، نبی الرحمہ، بشیر و نذیر، سراج منیر صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوا۔

نبوّت کسبی نہیں وہبی ہے

جتنے بھی انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہوا جس نے کہا ہو کہ میں نے اپنے سے پہلے نبی یا نبیوں کی اطاعت کرتے ہوئے نبوت پائی ہے بالفاظِ دیگر نبوّت کسبی نہیں وہبی ہے۔ یعنی اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے جس کو چاہا نبوت و رسالت سے نواز دیا۔ کوئی بھی شخص چاہے وہ کتنا ہی عبادت گزار، متقی اور پرہیزگار کیوں نہ ہو۔ کتنا ہی فنافی اللہ اور فنا فی الرسول کیوں نہ ہو نبی نہیں بن سکتا۔

قرآن مجید میں اس کی اچھی طرح وضاحت کر دی گئی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

۱	وَكَمْ أَرْسَلْنَا مِن نَّبِيٍّ فِي الْأَوَّلِينَ [1]	"کتنے ہی نبی ہم نے پہلوں میں بھیجے۔"
۲	اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ [2]	"اللہ ہی زیادہ جاننے والا ہے جہاں وہ اپنی رسالت رکھتا ہے۔ یعنی جس کو عطا فرماتا ہے۔"
۳	وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رَسُولًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُم مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ [3]	"ہم نے آپ سے پہلے رسول بھیجے ان میں سے چند کے واقعات آپ کو سُنا دیئے۔"
۴	فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ [4]	"میرے رب نے مجھے حکم عطا فرمایا۔ اور مجھے رسولوں میں سے بنایا۔"
۵	وَوَهَبْنَا لَهُ مِن رَّحْمَتِنَا أَخَاهُ هَارُونَ نَبِيًّا [5]	"ہم نے اسے اپنی مہربانی سے اس کو اس کا بھائی ہارون نبی دیا۔"

---

[1] آیت ۶، سورۃ الزخرف [2] آیت ۱۲۴، سورۃ الانعام [3] آیت ۷۸، سورۃ فاطر
[4] آیت ۲۱ سورۃ الشعراء [5] آیت ۵۳، سورۃ مریم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا آیات سے واضح ہو جاتا ہے کہ نبوت و رسالت کسبی نہیں بلکہ اللہ سبحانہٗ تعالےٰ کی مہربانی تھی جس کو چاہا اُس نے نواز دیا۔ سورۃ الشعراء اور سورہ مریم میں وَهَبَ کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ جو اس پر دال ہے کہ نبوت و رسالت وہبی تھی۔ قرآن پاک میں ایسی اور بھی آیات ہیں لیکن انہی پر اکتفا کرتے ہوئے بات کو آگے بڑھایا جاتا ہے۔

صحابہؓ میں نبی کیوں نہیں ہوا؟

اگر کچھ دیر کے لئے یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ نبوت حاصل کی جا سکتی ہے تو بہت بڑا اشکال یہ سامنے آتا ہے کہ کیا مرزا غلام احمد قادیانی سے پہلے اُمّتِ محمدیہ میں اللہ کا کوئی ایسا بندہ نہ تھا جو اپنے اعمالِ صالحہ اور زہد و تقویٰ کی بنا پر نبوت کے حصول میں کامیاب ہو سکتا۔؟

جن جلیل القدر ہستیوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو قبول کیا اور اسلام کی خاطر جان و مال اور اولاد و وطن کی قربانی دی۔ انہوں نے نہ اللہ کو دیکھا تھا اور نہ ہی فرشتوں سے میل ملاپ کیا تھا۔ نہ ہی جنت و دوزخ کا تصوّر ان میں پایا جاتا تھا۔ اس کے باوجود انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حق ادا کر دیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا۔ اور وہ اللہ تعالےٰ سے راضی ہو گئے۔ قرآنِ پاک میں ہر دو رضاؤں کا اعلان کر دیا گیا۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ	اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے
لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔ الفتح ۱۸	جب مومنوں نے آپ سے درخت کے نیچے بیعت کی تو اللہ ان سے راضی ہو گیا۔

بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنی پسندیدگی کا اظہار یوں فرمایا۔

إِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيْهِمْ (سورۃ الفتح)	"بے شک وہ لوگ جو آپ سے بیعت کر رہے ہیں در حقیقت وہ اللہ سے بیعت کر رہے ہیں اور اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اُوپر ہے"

پھر آپ کے ایسے بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے جن کی زندگیوں میں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جنت کی بشارت دی۔ مثلاً عشرہ مبشرہ اِس لئے کہ انہوں نے جو کچھ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر کیا۔ دنیا اس کی نظیر نہیں پیش کر سکتی۔

حضرت عمر فاروقؓ سے مروی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّتَصَدَّقَ وَ وَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ مَالًا فَقَالَ فَقُلْتُ اَلْيَوْمَ اَسْبِقُ اَبَابَكْرٍ اِنْ سَبَقْتُهٗ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ قُلْتُ مِثْلَهٗ وَ اَتٰى اَبُوْبَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ يَا اَبَابَكْرٍ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ فَقَالَ اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ قُلْتُ لَا اَسْبِقُهٗ اِلٰى شَيْءٍ اَبَدًا [1]

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ میرے پاس کافی مال اس وقت موجود تھا۔ لہٰذا میں نے کہا اگر میں ابوبکرؓ سے سبقت لے جا سکتا ہوں تو وہ آج کا دن ہے۔ چنانچہ میں اپنا آدھا مال لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ اپنے اہل کے لئے کیا چھوڑا؟ میں نے عرض کیا اتنا ہی ان کے لیے چھوڑ آیا ہوں۔ اتنے میں ابوبکرؓ بھی اپنا سارا مال لے کر پہنچ گئے آپؐ نے ان سے بھی دریافت فرمایا۔ گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ آئے؟ انہوں نے عرض کیا کہ ان کے لئے اللہ اور اس کا رسولؐ چھوڑ آیا ہوں۔"

"اس موقعہ پر حضرت عمر فاروقؓ نے کہا کہ میں ابوبکرؓ سے کسی بھی بات یا کام میں کبھی بھی سبقت نہیں لے جا سکتا۔"

ضبہ بن محصن العبری سے مروی ہے کہ میں نے عمر فاروقؓ سے کہا۔

اَنْتَ خَيْرٌ مِّنْ اَبِيْ بَكْرٍ فَبَكٰى وَ قَالَ وَاللّٰهِ لَيْلَةٌ مِّنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَ يَوْمٌ خَيْرٌ مِّنْ عُمَرَ هَلْ لَّكَ اَنْ اُحَدِّثَكَ بِلَيْلَتِهٖ وَيَوْمِهٖ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ اَمَّا لَيْلَتُهٗ فَلَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَارِبًا مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ خَرَجَ لَيْلًا فَتَبِعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ فَجَعَلَ يَمْشِيْ مَرَّةً اَمَامَهٗ وَ مَرَّةً خَلْفَهٗ وَ مَرَّةً عَنْ يَّمِيْنِهٖ

"کہ آپ ابوبکرؓ سے بہتر ہیں۔ میری بات سن کر انہوں نے رونا شروع کر دیا۔ اور کہا اللہ کی قسم ابوبکرؓ کی ایک رات اور ایک دن عمرؓ کی ساری عمر سے بہتر ہے۔ کیا تمہیں ان کی رات اور دن کے بارے میں بتاؤں؟ میں نے کہا جی ہاں امیر المومنین انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل مکہ سے خوفزدہ ہو کر نکلے تو ابوبکرؓ بھی ان کے ساتھ نکلے۔ راستے میں ابوبکرؓ کبھی آپ کے آگے، کبھی آپ کے پیچھے کبھی آپ کی دائیں جانب اور کبھی بائیں جانب

---

[1] جامع الترمذی، ج ۲، ص ۲۲۱۔ فتح الباری، ص ۲۹۵، ج ۳۔ ابوداؤد، ص ۲۳۶۔ دارمی۔ ص ۲۰۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَا هٰذَا يَا اَبَا بَكْرٍ مَا اَعْرِفُ هٰذَا مِنْ فِعْلِكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَذْكُرُ الرَّصْدَ فَاَكُوْنَ اَمَامَكَ وَاَذْكُرُ الطَّلَبَ فَاَكُوْنَ خَلْفَكَ وَمَرَّةً عَنْ يَمِيْنِكَ وَمَرَّةً عَنْ يَسَارِكَ لَا اٰمَنُ عَلَيْكَ قَالَ فَمَشٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتَهُ عَلٰى اَطْرَافِ اَصَابِعِهٖ حَتّٰى حُفِيَتْ رِجْلَاهُ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّهَا قَدْ حُفِيَتْ حَمَلَهُ عَلٰى كَاهِلِهٖ وَجَعَلَ يَشْتَدُّ بِهٖ حَتّٰى اَتٰى فَمَ الْغَارِ فَاَنْزَلَهُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تَدْخُلُهُ فَاِنْ كَانَ فِيْهِ شَيْءٌ نَزَلَ بِيْ قَبْلَكَ فَدَخَلَ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَحَمَلَهُ فَاَدْخَلَهُ وَكَانَ فِي الْغَارِ خَرْقٌ فِيْهِ حَيَّاتٌ وَاَفَاعِيْ فَخَشِيَ اَبُوْبَكْرٍ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهُنَّ شَيْءٌ يُؤْذِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَلْقَمَهُ قَدَمَهُ فَجَعَلْنَ يَضْرِبْنَهُ وَتَلْسَعُهُ الْاَفَاعِيْ وَالْحَيَّاتُ وَجَعَلَتْ دُمُوْعُهُ تَتَحَدَّرُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا اَبَا بَكْرٍ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهُ اَيْ طُمَانِيْنَتَهُ لِاَبِيْ بَكْرٍ فَهٰذِهٖ لَيْلَتُهُ

ہو کر چلتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ اے ابوبکر یہ کیا کر رہے ہو؟ تو انہوں نے عرض کیا جب خیال آتا ہے کہ کوئی گھات میں نہ بیٹھا ہو تو آپ کے آگے ہو جاتا ہوں اور جب سوچتا ہوں کہ پیچھے سے کوئی تعاقب نہ کر رہا ہو، تو پیچھے ہو جاتا ہوں۔ اسی طرح دائیں اور بائیں بھی ہو جاتا ہوں۔ مجھے آپکے بارے میں بے خوفی نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پنجوں کے بل چل رہے تھے یہاں تک کہ آپکے پاؤں کی انگلیاں زخمی ہو گئیں جب ابوبکرؓ نے آپ کو اس حالت میں دیکھا تو آپ کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیا اور تیز چلتے رہے یہاں تک کہ غار کے دہانے پر آ گئے۔ آپ کو کندھوں سے اُتارنے کے بعد عرض کیا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ آپ اس غار میں داخل نہیں ہوں گے جب تک میں اندر نہ دیکھ لوں، اگر اس میں کوئی نقصان پہنچانے والی شیٔ ہے تو مجھ کو پہلے نقصان پہنچنا چاہئے۔ چنانچہ وہ پہلے داخل ہوتے ہیں۔ غار میں کچھ نہیں دیکھتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر بلا لیتے ہیں۔ یہ غار ایسی تھی کہ جس میں ایک سوراخ تھا جس میں سانپ تھے۔ ابوبکر کو خطرہ ہوا کہیں ان میں کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نقصان نہ پہنچائے۔ لہٰذا انہوں نے اپنا ایک پاؤں اس میں رکھ دیا جیسے ہی انہوں نے اپنا پاؤں رکھا ویسے ہی ان کو سانپوں نے ڈسنا شروع کر دیا۔ تکلیف کی وجہ سے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ رسول اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَمَّا يَوْمُهُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَارْتَدَّتِ الْعَرَبُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نُصَلِّي وَلَا نُزَكِّي وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نُصَلِّي وَلَا نُزَكِّي فَأَتَيْتُهُ وَلَا آلُوهُ نُصْحًا فَقُلْتُ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ تَأَلَّفِ النَّاسَ وَارْفُقْ بِهِمْ فَقَالَ أَجَبَّارٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَخَوَّارٌ فِي الْإِسْلَامِ بِمَاذَا أَتَأَلَّفُهُمْ أَبِشِعْرٍ مُفْتَعَلٍ أَوْ بِشِعْرٍ مُفْتَرًى قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَارْتَفَعَ الْوَحْيُ فَوَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا مِمَّا كَانُوا يُعْطُونَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهِ فَقَاتَلْنَا مَعَهُ فَكَانَ وَاللّٰهِ رَشِيدُ الْأَمْرِ فَهَذَا يَوْمُهُ [1]

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکرؓ غم نہ کر بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے پس اللہ نے ابوبکرؓ پر سکینت نازل فرمائی عمر فاروقؓ نے کہا یہ ان کی رات تھی۔ اب ان کے دن کی بات سنو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے تشریف لے گئے اور بہت سے عرب مرتد ہو گئے۔ بعض نے کہا کہ ہم نماز پڑھیں گے لیکن زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے۔ اور بعض نے کہا کہ ہم نہ نماز پڑھیں گے اور نہ ہی زکوٰۃ ادا کریں گے۔ میں ان کے پاس آیا اور ان کے لئے خیر خواہی میں کوئی کمی نہ رکھی میں نے کہا اے اللہ کے رسول کے خلیفہ لوگوں سے محبت اور نرمی کا سلوک کریں۔ انہوں نے کہا کہ زمانہ جاہلیت میں تو تم بڑے سخت تھے۔ اب اسلام میں داخل ہو کر اتنے نرم ہو گئے ہو کس طرح ان سے محبت کا سلوک کروں؟ کیا ان کو عجیب و غریب یا جھوٹے اشعار سناؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو دنیا سے تشریف لے گئے۔ وحی کا سلسلہ ختم ہو گیا پس اللہ کی قسم اونٹ کی نکیل کی رسی جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا کرتے تھے اگر انہوں نے وہ بھی روکی تو میں ان سے ضرور قتال کروں گا۔

عمر فاروقؓ کا کہنا ہے کہ ہم نے ان کے ساتھ مل کر مانعین زکوٰۃ کے خلاف قتال کیا۔ اللہ کی قسم وہ معاملے کو صحیح سمجھنے والے تھے۔ پس یہ ان کا دن تھا۔

بخاری مسلم میں مانعین زکوٰۃ کے خلاف قتال کی مزید وضاحت موجود ہے۔ اور اسی طرح ہجرت کے بارے میں کتب سیر میں پوری تفصیل ملتی ہے۔

ابوبکر صدیقؓ کے اور بھی بہت سے واقعات ہیں لیکن صرف ایک اور حدیث ان کے بارے

[1] الدر المنثور، ص ۲۴۱ - ج ۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نقل کی جاتی ہے جس سے پتہ چلے گا کہ اُمتِ محمدیہ میں سب سے اونچا مقام اُبوبکر کا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا یَدٌ اِلَّا وَقَدْ کَافَیْنَاہُ مَا خَلَا اَبَا بَکْرٍ فَاِنَّ لَہٗ عِنْدَنَا یَدًا یُکَافِیْہِ اللّٰہُ بِھَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَمَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍؓ [1]

"ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے اُوپر جس کسی کا بھی احسان تھا ہم نے اس کو اس کا بدلہ دے دیا مگر ابوبکر کا ایسا احسان ہے کہ قیامت کے روز اللہ ہی اس کو بدلہ دے گا۔ ہمیں کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں دیا جتنا ابوبکرؓ کے مال نے دیا"

جس کے احسان کا اقرار سید الانبیاء محمد مصطفےٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کریں اور فرمائیں کہ اللہ ہی قیامت کے روز اس کو جزا دیں گے۔ کیا ان سے زیادہ کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والا ہو سکتا ہے؟ ظاہر ہے کہ جواب نفی میں ہوگا۔ اگر نبوّت کسبی ہوتی تو ان سے زیادہ نبوّت کا حقدار کوئی اور نہ تھا۔

اسی طرح حضرت عمر فاروقؓ کے بارے میں چند روایات نقل کی جاتی ہے تاکہ اندازہ ہو سکے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوّت حاصل کی جا سکتی تو وہ بھی کبھی اس سے محروم نہ رہتے۔ عمر فاروقؓ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعاء کرنے سے اللہ تعالےٰ نے ان کو اسلام کی عزّت بڑھانے کے لئے چُن لیا تھا۔

آپ دُعا فرماتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ ھٰذَیْنِ الرَّجُلَیْنِ اِلَیْکَ بِاَبِیْ جَھْلٍ اَوْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ وَمِنْ اَحَبِّھِمَا اِلَیْہِ عُمَرُؓ [2]

"اے اللہ ابوجہل اور عمر بن خطاب میں سے جو تجھے محبوب ہے اس سے اسلام کو عزت دے۔ راوی کا بیان ہے کہ دونوں میں سے عمرؓ اللہ کو زیادہ محبوب تھے"

عَنِ ابْنِ عُمَرؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ

ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ

---

[1] جامع الترمذی ص ۲۲۹ [2] جامع الترمذی ص ۲۳۴ ج ۲ ــــــ زوائد ابن حبان، ص ۵۳۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ[1]

نے عمرؓ کی زبان پر حق جاری کیا ہے یعنی زبان اور دل دونوں پر"

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِيْ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ[2]

"عقبہ بن عامر سے مروی ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی ہونے والا ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے"

عمر فاروقؓ کے بارے میں سیّد المرسلین خاتم النّبیّین صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا کتنا واضح اور صاف ہے۔ ارشاد فرمایا کہ اگر سلسلۂ نبوت جاری رہنے والا ہوتا تو عمر بن خطابؓ میرے بعد نبی ہوتے۔

سلسلۂ وحی کا انقطاع

حضرت عمر فاروقؓ جب خلیفہ بنتے ہیں تو وہ ایک خطاب فرماتے ہیں، جس کا بڑا اہم حصّہ صحیح بخاری میں یوں منقول ہے۔

إِنَّ نَاسًا يُؤْخَذُوْنَ بِالْوَحْيِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ وَإِنَّمَا نَأْخُذُكُمُ الْآنَ بِمَا ظَهَرَ لَنَا مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا خَيْرًا أَمِنَّاهُ وَقَرَّبْنَاهُ وَلَيْسَ إِلَيْنَا مِنْ سَرِيْرَتِهِ شَيْءٌ اَللّٰهُ مُحَاسِبُهُ فِيْ سَرِيْرَتِهِ وَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا سُوْءً لَمْ نَأْمَنْهُ وَلَمْ

" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں لوگ وحی کے ذریعے پکڑے جاتے تھے۔ بے شک وحی منقطع ہو چکی ہے۔ اب ہم تم سے تمہارے ظاہرہ عملوں کے مطابق معاملہ کریں گے۔ جس نے ظاہراً ہمارے لئے بھلائی کی ہم اسے امن دیں گے اور مقرب بنائیں گے۔ اس کے باطن سے ہمیں کوئی سروکار نہیں۔ اللہ ہی اس کا حساب لینے والا ہے جس نے ہمارے ساتھ ظاہرہ

---

[1] جامع الترمذی، ص ۲۳۱، ج ۲ - ابوداؤد ص ۴۱۱ - ابن ماجہ ص ۱۱ - المستدرک، ص ۸۷، ج ۳ - موارد ابن حبان ص ۵۳۶

[2] جامع الترمذی، ص ۲۳۱، ج ۲ - احمد ص ۱۰۴، ج ۴ - المستدرک، ص ۸۵ - ج ۳ -

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نُصَدِّقْهُ وَإِنْ قَالَ إِنَّ سَرِيرَتَهُ حَسَنَةٌ ۱

بُرائی کی۔ وہ ہمارے پاس امن نہیں پائے گا اور ہم اس کی تصدیق کریں گے اگرچہ وہ کہے اس کا باطن اچھا ہے

عمر فاروق ؓ نے لوگوں پر واضح کر دیا کہ اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔ لہٰذا ہم لوگوں سے ویسا ہی معاملہ کریں گے جو ظاہراً ہمارے سامنے ہوگا۔ اس سلسلہ میں ایک اور روایت نقل کی جاتی ہے۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ أَيْمَنَ فَتُقَرِّبُ إِلَيْهِ لَبَنًا فَإِمَّا كَانَ صَائِمًا أَوْ إِمَّا قَالَ لَا أُرِيدُ فَأَقْبَلَتْ تُضَاحِكُهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوبَكْرٍ لِعُمَرَ انْطَلِقْ بِنَا نَزُورُ أُمَّ أَيْمَنَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُهَا فَلَمَّا دَخَلَا عَلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا مَا يُبْكِيكِ فَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ قَالَتْ أَبْكِي إِنَّ وَحْيَ السَّمَاءِ انْقَطَعَ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَتْ تَبْكِي وَيَبْكِيَانِ مَعَهَا ۲

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُمّ ایمن کے پاس تشریف لایا کرتے تھے۔ وہ آپ کی خدمت میں دودھ پیش کیا کرتی کبھی آپ روزے سے ہوتے یا فرماتے میں پینا نہیں چاہتا تو آپ کو ہنسایا کرتی تھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابوبکرؓ نے عمرؓ سے کہا کہ چلو ہم اُمّ ایمن کی زیارت کریں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس جایا کرتے تھے۔ جب دونوں ان کے پاس آتے ہیں تو وہ رونا شروع کر دیتی ہیں، دونوں کہتے ہیں کہ اُمّ ایمنؓ آپ اللہ کے نبیؐ کے لئے کیوں روتی ہیں؟ حالانکہ اللہ کے پاس ان کے لئے بھلائی ہی بھلائی ہے۔ اُمّ ایمنؓ نے جواب دیا۔ میں تو اس لئے رو رہی ہوں کہ بیشک آسمان سے وحی کا آنا بند ہو گیا ہے پس وہ ان دونوں کے سامنے خوب روئیں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ ان کے ساتھ روتے رہے۔"

ان روایات سے عیاں ہوا کہ وحی کے ختم ہو جانے کے بارے میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ذرا سا بھی شک و شبہ نہ تھا۔ وہ جانتے تھے کہ وحی کا تعلق نبوت و رسالت سے تھا یا آپ سے پہلے

---

۱ صحیح البخاری، ص ۳۶۰۔ ایضاً احمد، ص ۴۱، ج ۱۔

۲ الاصابہ، ص ۲۱۴۔ الجزء ۸۔ ایضاً دارمی، ص ۲۳۔ اسد الغابہ، ص ۳۰۳، ج ۷۔ طبقات ابن سعد اردو، ص ۳۰۸، ج ۸۔ احمد، ص ۲۱۲۔ ۸،۴۔۲ ج ۳ مسلم، ص ۲۹۱، ج ۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر کسی غیر نبی پر بھی نزول ہوا۔ اب وہ قطعی اور حتمی طور پر منقطع ہو گیا ہے۔ کیونکہ اگر ابو بکرؓ، عمر فاروقؓ اور اُمّ ایمن کو پتہ ہوتا کہ وحی عارضی طور پر منقطع ہوئی ہے تو ان کو رونے کی ضرورت نہ تھی۔ خلیفہ بنتے ہی عمر فاروقؓ اس کا اعلان نہ کرتے۔ ابو بکرؓ عمرؓ سے نہ کہتے۔

قادیانی نبوّت

اگر کہا جائے۔ ٹھیک ہے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابہؓ ایسے تھے کہ اطاعت کی بناء پر نبی بنتے یا بناتے جانے کے لائق تھے لیکن اللہ کو ایسا منظور نہ تھا۔ لہٰذا ان میں سے کوئی بھی نبی نہ بن پایا۔ رہی بات وحی کی تو واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس کا سلسلہ منقطع ہو گیا تھا۔ لیکن اُنیسویں صدی کے آخر میں اللہ ہندوستان کے ایک اطاعت گزار بندے پر مہربان ہوا۔ اور اسے نبوّت سے نواز دیا۔ آیئے اس سوال کو حل کرنے کے لئے ہم پھر احادیث کی طرف رجوع کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ خاتم النّبیّین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے کیا راہنمائی فرمائی ہے۔

جو کچھ آپ نے ہمارے لئے فرمایا اس پر ایمان لانا ہمارا فرض ہے۔ اگر ہم ایمان نہیں لائیں گے تو ہم مسلمان کہلوانے اور ہونے کے مستحق نہیں ہیں۔ اس لیے کہ اللہ تعالےٰ نے قرآنِ پاک میں فرما دیا ہے۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى۔ [1]	"ہمارا پیارا اپنی مرضی سے بات نہیں کرتا۔ بلکہ وہی کہتا ہے جو اس کی طرف وحی کیا جاتا ہے"
وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا [2]	"جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم دیں وہ لے لو اور جس سے روکیں رُک جاؤ"
وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ [3]	"جس نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی"

عبداللہ بن خالدؓ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کہا۔

---

[1] سورہ نجم آیت ۳ ۔ [2] سورۃ الحشر۔ آیت ۷

[3] سورۃ النساء آیت ۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّا نَجِدُ صَلٰوةَ الْحَضَرِ وَصَلٰوةَ الْخَوْفِ فِي الْقُرْآنِ وَلَا نَجِدُ صَلٰوةَ السَّفَرِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُاللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ إِلَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا فَإِنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَأَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ [1]

"بے شک ہم حضر اور خوف کی نماز تو قرآن میں پاتے ہیں۔ لیکن سفر کی نماز نہیں پاتے تو انہوں نے جواب دیا۔ بے شک اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری طرف مبعوث فرمایا اس حال میں کہ ہم کچھ بھی نہ جانتے تھے۔ بے شک ہم اسی طرح کر رہے ہیں جیسے ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا۔"

داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ قرآن میں حکم دیتے ہیں۔

وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ [2]

"نفس کی اتباع مت کرنا۔ اگر کرو گے تو وہ تمہیں اللہ کی راہ سے ہٹا دے گا۔"

مسلمان کی سلامتی اسی میں ہے کہ جو کچھ اسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ثقہ احادیث کے ذریعے پہنچے اسے اپنا لے۔ اس پر عمل کرے۔ تاویلوں اور اتباع نفس سے بچے۔

جب یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ شریعت وہی ہے جو پہلے سے موجود رہی ہے۔ کسی نئی شریعت کی بات نہیں کی جاتی تو پھر اس شریعت کو قبول کر لینا چاہیے۔ جس کے بعد کوئی اور نازل ہونے والی نہیں۔ اسی کے مطابق قول و فعل میں مطابقت و موافقت ہونی چاہیے۔

اگر تو شریعت محمدی میں کسی تشریعی یا غیر تشریعی نبی کی گنجائش ہے یا ایسی کوئی حدیث ہے جس سے ایسا ہونا ممکن ہے تو ہم اس کا انکار کیسے کر سکتے ہیں؟ بلکہ یہ تو کفر ہوا۔

بعینہٖ اس کے برعکس اگر شریعتِ محمدیہ میں کسی تشریعی یا غیر تشریعی نبوت کی نفی ہے، تو اس نفی کا انکار خود بخود کفر ہو جاتا ہے۔ چاہے انکار کرنے والا اپنے آپ کو کتنا ہی اچھا اور پکا مسلمان کیوں نہ سمجھے۔ درحقیقت نکتے کی بات ہی یہی ہے۔

ایک مسلمان اور مومن کے لئے ضروری ہے کہ فرائض کی ادائیگی کے ساتھ اس کا عقیدہ بھی درست ہو۔ لاالٰہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان رکھے۔

---

[1] ابن ماجہ (مفتاح الجامعہ) [2] سورۃ ص آیت ۲۶۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسالت پر ایمان سے مُراد یہ ہے کہ آپ نے جو کچھ فرمایا اُس کو حق اور سچ مانے۔ اس کے مطابق عمل کرے۔ یہ نہیں کہ ایک طرف تو رسالت کا اقرار ہو اور دوسری طرف آپ کے ارشادات کی مخالفت ہو۔

منافقت

ہمارے ہاں منافقت کا معنی یہ لیا جاتا ہے کہ انسان جو کچھ کہے اس پر عمل نہ کرے یعنی اس کے قول و فعل میں تضاد ہو۔ درحقیقت یہ معنی درست نہیں۔ قول و فعل میں تضاد کو مداہنت یا مخادعت کہا جاتا ہے۔

منافقت وہ ہوتی ہے جب قول و فعل میں مطابقت ہو لیکن نیت نیک نہ ہو۔ قول و فعل میں نہیں بلکہ ظاہر و باطن میں تضاد ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں منافقین آپ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔ زکوٰۃ ادا کرتے تھے۔ روزے رکھتے تھے اور جہاد پر جاتے تھے۔

علامہ حافظ ابن کثیر نے محمد بن اسحاق کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَیِّ سَلُوْلٍ كَمَا حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ لَهٗ مَقَامٌ وَ يَقُوْمُهٗ كُلَّ جُمُعَةٍ لَا يُنْكِرُ شَرَفًا لَهٗ مِنْ نَفْسِهٖ وَ مِنْ قَوْمِهٖ وَكَانَ فِيْهِمْ شَرِيْفًا اِذَا جَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ قَامَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ اَكْرَمَكُمُ اللّٰهُ بِهٖ وَاَعَزَّكُمْ بِهٖ فَانْصُرُوْهُ وَعَزِّرُوْهُ وَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا ثُمَّ يَجْلِسُ [1]

"کہ عبداللہ بن ابی سلول اپنی قوم کا بڑا اور شریف شخص تھا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ کے لئے منبر پر بیٹھتے تو یہ کھڑا ہو جاتا اور کہتا۔

"لوگو یہ اللہ کے رسول تم میں موجود ہیں۔ ان کی وجہ سے اللہ نے تمہارا اکرام کیا۔ عزت دی۔ پس تم ان کی عزت و تکریم کرو۔ اور ان کی مدد کرو۔ آپ جو فرمائیں وہ سنو۔ اور آپ کی اطاعت کرو۔" پھر وہ بیٹھ جاتا تھا"

---

[1] تفسیر ابن کثیر، ص ۳۶۹، ج ۴۔ ایضاً سیرت ابن ہشام، ص ۱۰۵، ج ۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رئیس المنافقین کا یہ معمول تھا۔ یہاں تک کہ اس کا نفاق جنگ اُحد کے موقعہ پر ظاہر ہو گیا۔
غور فرمایا جائے کہ منافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور کہتے ہیں انہوں نے جو کچھ کہا اللہ تعالیٰ نے اُسے قرآن کا حصّہ بنا دیا۔ تاکہ قیامت تک اُمتِ محمدیہ کے افراد بھٹکنے اور گمراہ ہونے سے بچ جائیں۔ ارشاد ہوتا ہے۔

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ [1]

"جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں"

اس آیت سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ منافق بھی ظاہراً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیتے تھے۔

دُوسری آیت بھی سُورۃ منافقون کی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ منافق آپ کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتے تھے۔ ایک غزوہ سے واپسی کے دوران رئیس المنافقین اور اس کے ساتھیوں نے یہ بات کہی۔

يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ [2]

"منافق کہتے ہیں کہ اگر وہ مدینہ لوٹے تو عزت والے ذلیلوں کو وہاں سے نکال دیں گے"

سُورۃ نساء میں ارشاد ہوتا ہے۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى [3]

"بے شک منافق اللہ کو دھوکا دیتے ہیں اور اللہ ان سے دھوکا کا معاملہ کرنے والا ہے اور جب وہ نماز کی طرف (یعنی نماز میں) کھڑے ہوتے ہیں تو کاہلی سے کھڑے ہوتے ہیں"

اس آیت مبارکہ میں منافقین کی نیتوں کی بات کی جا رہی ہے کہ جب نماز میں کھڑے ہوتے ہیں تو اس سے اللہ کو دھوکا دینا مقصود ہوتا ہے۔ ایک طرف لوگوں کو دکھلاتے ہیں اور دوسری طرف اللہ کو یاد نہیں کرتے یعنی جو حق ہے وہ حق ادا نہیں کرتے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ بڑے نمازی ہیں۔ وہ خیال نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ کو سب کچھ معلوم ہوتا ہے۔ کوئی بات اس سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ وہ ان کی نیتوں سے بخوبی واقف ہے۔ جو اللہ کو دھوکا دیتا ہے وہ درحقیقت خود

---

[1] سورۃ المنافقون آیت ۱ [2] سورۃ المنافقون آیت ۸ [3] سورۃ النساء آیت ۱۴۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے آپ کو دھوکا دیتا ہے۔ اللہ اس کو اس کے اپنے دھوکے ہی میں مبتلا کر دیتا ہے۔ یہاں یہ پتہ بھی چلتا ہے کہ منافقین نمازیں بھی پڑھا کرتے تھے۔ بلکہ انہوں نے ایک مسجد بھی بنائی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں نماز پڑھنے کی دعوت بھی دی۔ سورہ توبہ میں اللہ تعالیٰ نے خود اس کا ذکر فرمایا ہے۔

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ مِنْ قَبْلُ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَا اِلَّا الْحُسْنٰى وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُونَ ○ لَا تَقُمْ فِيهِ اَبَدًا [1]

"اور وہ لوگ جنہوں نے مومنوں میں تفریق ڈالنے، نقصان پہنچانے، کفر کرنے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے لڑائی کرنے والوں کے لئے گھات میں رہنے کے لئے مسجد بنائی اور وہ قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے بھلائی کا ارادہ کیا ہے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ بیشک جھوٹے ہیں، آپ اس میں کبھی بھی کھڑے نہ ہوں۔"

حافظ ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ منافقین نے مسجد قباء کے پاس ایک مسجد بنائی۔ اور اس کو پختہ کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ تبوک پر روانہ ہونے سے پہلے کام مکمل کر لیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس درخواست لے کر آئے کہ آپ ہماری مسجد میں تشریف لائیں۔ اور ہماری مسجد میں نماز پڑھیں تاکہ اس بات کی سند ہو سکے کہ یہ مسجد اپنی جگہ قابل استقرار و اثبات ہے۔ آپ کے سامنے یہ بیان کیا کہ یہ مسجد ضعیفوں اور کمزوروں کے لئے ہے۔ سردی کی راتوں میں جو بیمار دور کی مسجد میں جا نہیں سکتے۔ ان کی آسانی کی خاطر بنائی گئی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں نماز پڑھنے سے بچانا تھا۔ لہٰذا آپ نے فرمایا کہ اس وقت تو سفر پر جانا ہے۔ اگر اللہ نے چاہا تو واپسی پر دیکھا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ تبوک سے فارغ ہو کر مدینہ کی طرف واپس ہوئے اور مدینہ سے مسافت ایک دن یا اس سے بھی کم رہ گئی تو جبریل علیہ السلام مسجد ضرار کے بارے میں خبر لے کر حاضر ہوئے اور منافقین کے راز کو ظاہر کر دیا۔ مسجد قبا کے پاس ایک اور مسجد کو بنانا۔ اس سے مسلمانوں میں تفریق پیدا کرنا ہی کافروں اور منافقوں کا مقصود ہے۔ مسجد قبا وہ مسجد ہے جس کی بنیاد روزِ اوّل سے تقویٰ پر اٹھائی گئی ہے۔

---

[1] سورۃ التوبہ آیت ۱۰۷، ۱۰۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر پاتے ہی مسجد ضرار کی طرف چند جانثاروں کو بھیجا کہ مسجد ضرار کو منہدم کر دیا جائے [1]

ابن کثیر کی دوسری روایت کے مطابق آپ نے ارشاد فرمایا۔

وَلَوْ قَدِمْنَا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَاَتَیْنٰکُمْ فَصَلَّیْنَا لَکُمْ فِیْهِ [2]

"اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ہم واپس لوٹیں تو ہم ضرور تمہارے پاس آئیں گے اور تمہارے لئے اس میں نماز پڑھیں گے۔"

جب آپ کو اللہ کی طرف سے حکم ملا کہ اس مسجد میں نماز کی تو بہت دور کی بات ہے۔ آپ نے اس میں کھڑے ہی نہیں ہونا۔ آپ کے حکم سے جب اس مسجد کو گرایا گیا۔ جلایا گیا۔ بنانے والے قسمیں کھا رہے تھے کہ ہمارا ارادہ نیکی کرنے کا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے فرما دیا کہ جھوٹے ہیں اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ۔

سورہ منافقون میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَكٰذِبُوْنَ۔

"اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق جھوٹے ہیں"

مذکورہ بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ اصلی نفاق یہ ہے کہ بظاہر قول و فعل میں مطابقت و موافقت ہو۔ ایسے معلوم ہو کہ اہل نفاق بڑے ہی متقی، اور پرہیزگار لوگ ہیں۔ کام ان کے بڑے اچھے ہیں، لیکن باطنی طور پر کیفیت کچھ اور ہی ہو۔ نیت میں فتور ہو۔

اس سے بڑھ کر فتور اور کیا ہو سکتا ہے کہ کہا جائے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان رکھتے ہیں اور آپ کو خاتم الانبیاء مانتے ہیں لیکن نبوت و رسالت کے بارے میں جو آپ نے فرمایا اس کا رد کر دیا جائے۔ ان تمام احادیث کا انکار کر دیا جائے جس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہو خاتم کے معنی میں زنگارنگ کی تاویل کی جائے۔ ایسی کتابوں اور ایسے لوگوں کے حوالے دیئے جائیں جن کا ماننا اور تسلیم کرنا مسلمانوں کے لئے فرض نہ ہو۔ ہم نے نہ تو دیکھنا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا۔ انہوں نے جو فرمایا اس کو نہ ماننے والا دائرہ اسلام سے خارج ہو گا۔ وہ جب تک توبہ نہ کرے" دوبارہ کلمہ شہادت نہ پڑھے مسلمان ہی نہیں ہو سکتا۔

---

[1] تفسیر ابن کثیر، ص ۳۸۸، ج ۲ [2] تفسیر ابن کثیر، ص ۳۸۸، ج ۲۔ ایضاً سیرت ابن ہشام، ص ۵۲۹ ج ۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوّت ختم ہو گئی

ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَثَلِیْ وَ مَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بُنْیَانًا فَاَحْسَنَہٗ وَ اَجْمَلَہٗ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِہٖ۔ یَقُوْلُوْنَ مَا رَاَیْنَا بُنْیَانًا اَحْسَنَ مِنْ ھٰذَا اِلَّا ھٰذِہِ اللَّبِنَۃُ فَکُنْتُ اَنَا تِلْکَ اللَّبِنَۃُ [1]

"کہ میری اور انبیاء علیہم السلام کی مثال ایک شخص کی ہے جس نے ایک عمارت بنائی۔ جیسے اس نے بڑا خوبصورت اور اچھا بنایا۔ پس لوگوں نے اس کے گرد گھوم کر اسے دیکھنا شروع کیا اور انہوں نے کہا ہم نے اس سے اچھی عمارت نہیں دیکھی سوائے اس ایک اینٹ کی جگہ کے یعنی اس میں ایک اینٹ کی جگہ کیوں چھوڑ دی گئی"

آپ نے فرمایا کہ میں وہ اینٹ ہوں۔ نبوت کی عمارت میں جو خالی جگہ رہ گئی تھی۔ میرے آنے وہ پوری ہو گئی۔

دوسری روایت کے مطابق آپ نے فرمایا۔

فَاَنَا اللَّبِنَۃُ وَ اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ [2]

"پس وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔"

جابرؓ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔

فَاَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَۃِ خَتَمْتُ الْاَنْبِیَاءَ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ [3]

"پس میں وہ اینٹ کی جگہ ہوں اور پس میں نے انبیاء علیہم السلام کے آنے کو ختم کر دیا۔"

میں آیا ہی اسی لیے ہوں کہ انبیاء علیہم السلام کے آنے کے سلسلہ کو ختم کر دوں۔

صحیح مسلم کی ایک اور روایت ہے۔

وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ [4]

"میں ایسا عاقب ہوں کہ اس کے بعد کوئی نبی نہیں۔"

مسلم ہی کے الفاظ میں۔

وَ اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً

"میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ اور

---

[1] صحیح مسلم، ص ۲۴۸، ج ۲ [2] صحیح مسلم، ص ۲۴۸ - ج ۲

[3] صحیح مسلم، ص ۲۴۸، ج ۲ [4] صحیح مسلم، ص ۲۶۱ - ج ۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ [۱] میرے ساتھ نبیوں کے سلسلہ کو ختم کر دیا گیا۔"

غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ کو مدینہ پر اپنا نائب مقرر کرتے ہیں تو وہ عرض کرتے ہیں۔

اَتُخَلِّفُنِیْ فِی الصِّبْیَانِ وَالنِّسَآءِ قَالَ اَلَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَیْسَ نَبِیٌّ بَعْدِیْ [۲]

"کیا آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں پیچھے چھوڑ رہے ہیں، آپ نے فرمایا کیا تو اس پر راضی نہیں ہوتا کہ تم میرے بعد اس طرح ہو کہ جس طرح موسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کا بھائی ہارونؑ تھا۔ سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا"

سیدالانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آنے والا۔ مجھ پر نبوت ختم کر دی گئی۔ لیکن کوئی آپ پر ایمان رکھنے کا دعویٰ بھی کرے اور ساتھ ہی مرفوع احادیث کا انکار بھی کرے تو وہ آپ پر کیسے ایمان رکھنے والا ہوگا۔؟

اللہ تعالےٰ مومنوں کی صفت قرآن پاک میں یوں بیان فرماتے ہیں۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجَاھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ [۳]

"بے شک مومن وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے۔ پھر انہوں نے کوئی شک نہ کیا اور اپنی جانوں اور مالوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ وہی لوگ سچے ہیں"

عیسیٰ علیہ السّلام کی نبوّت

اگر کہا جائے کہ آپ لوگوں کا ایمان ہے کہ عیسیٰ علیہ السّلام قیامت کے نزدیک آسمان سے نازل ہوں گے۔ شریعت محمدیہ کے تابع رہتے ہوئے حکومت کریں گے۔ پھر طبعی طور پر وفات پائیں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے ساتھ چھوڑی گئی جگہ میں مدفون ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ عیسیٰ علیہ السّلام نبی تھے۔ جب ان کا نزول ہوگا تو اس وقت بھی نبی ہوں گے۔ شریعت محمدیہ

---

[۱] صحیح مسلم ص ۱۹۹ ج ۱ [۲] بخاری ص ۶۳۳، مسلم ص ۲۷۸ ج ۲ [۳] سورہ حجرات۔ آیت ۱۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے تابع رہنے کے باوجود ان کی نبوّت میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ تو پھر نبوّت کا سلسلہ کیسے منقطع ہوگیا۔؟ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا، تو اس حدیث کی حیثیت کیا رہ گئی۔؟

بظاہر تو یہ اشکال نظر آتا ہے۔ مگر بات بڑی سیدھی اور واضح ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اپنی جگہ بالکل حق اور سچ ہے۔ اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ نبوّت و رسالت کا سلسلہ بھی ختم ہو چکا ہے۔ اگر عیسٰی علیہ السّلام پہلے نبی نہ تھے بلکہ آسمان سے نازل ہونے کے بعد ان کو نبی بنایا جاتا یا ان کو نبوّت سے نوازا جاتا تو پھر واقعی اشکال پیدا ہوتا۔ لیکن عیسٰے علیہ السّلام تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تقریباً چھ سو سال قبل نبوّت سے سرفراز ہو چکے تھے۔ پہلے سے نبوّت پانے والے نبی علیہ السّلام کے قیامت سے پہلے نازل ہونے سے نبوّت کا جاری رہنا ثابت نہیں ہوتا۔

سب سے اہم بات تو یہ ہے کہ عیسٰی علیہ السّلام کے بارے میں ہمیں کس نے بتایا؟ جس ہستیٔ اقدس نے نزولِ عیسٰی علیہ السّلام پر ایمان رکھنے کا حکم دیا۔ انہیں نے نبوّت کے خاتمے کا اعلان فرمایا۔

صحیحین میں باب باندھے گئے ہیں۔

باب نزول عیسٰی بن مریم علیہ السّلام [1]	عیسٰی بن مریم علیہ السّلام کے نازل ہونے کا باب

حضرت سعید بن مسیّب سے مروی ہے کہ انہوں نے ابوہریرہ سے سُنا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَ يَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْحَرْبَ (اَلْجِزْيَةَ) وَيَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰى تَكُوْنَ	"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ قسم ہے اُس ذات کی کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ عنقریب تم میں ابن مریم ضرور نازل ہوں گے۔ اس حال میں کہ عدل کرنے والے ہوں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے۔ لڑائی اور جزیہ ختم کردیں گے مال اتنا ہوگا کہ اس کو کوئی لینے والا نہ ہوگا۔

---

[1] بخاری ص ۴۹۰، مسلم ص ۸۷، ج ۱۔ ایضاً ترمذی ص ۵۶، ج ۲۔ ابوداؤد طیالسی، ص ۶، ج ۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلسَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا۔

یہاں تک کہ ایک سجدہ دینا اور اس میں جو کچھ ہے اس سے بہتر ہوگا۔ پھر ابوہریرہ کہتے تھے اگر چاہو تو (قرآن میں سے) پڑھ لو۔ اہل کتاب میں ہر ایک ان کی موت سے پہلے ان پر ایمان لے آئے گا۔ اور قیامت کے روز وہ ان پر گواہ ہوں گے ''۔

ابوہریرہ کی دوسری روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ [۱]

'' اس وقت تمہارا کیا ہوگا جب ابن مریم علیہ السلام تم میں نازل ہوں گے۔ اور امام تم ہی میں سے ہوگا۔ ''

عیسٰی علیہ السلام کا نزول کہاں ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں بھی کوئی ابہام نہیں چھوڑا۔ آپؐ نے جائے نزول کو بھی متعین فرما دیا۔

فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ [۲]

'' پس وہ دمشق کے مشرق میں سفید منارہ کے نزدیک دو زعفرانی چادریں اوڑھے فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے نازل ہوں گے ''

حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ دجال کو باب لُدّ کے پاس قتل کریں گے۔ ان کے زمانے میں یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا۔ اور انہیں کے سامنے ان کی ہلاکت ہوگی [۳]

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام زمین میں چالیس سال رہیں گے [۴]

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے لکھا ہے کہ صلیب توڑنے کا معنی یہ ہے۔

اَیْ يُبْطِلُ دِيْنَ النَّصْرَانِيَّةِ

'' کہ دین نصرانیت کا ابطال کریں گے۔ اور

---

[۱] بخاری، ص ۴۹۰۔ مسلم، ص ۸۷، ج ۱ [۲] مسلم، ص ۴۰۱۔ ابوداؤد، ص ۵۹۳

[۳] مسلم، ص ۴۰۱۔ ابوداؤد، ص ۵۹۳ [۴] فتح الباری، ص ۴۹۱/ ج ۱ بحوالہ احمد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَنْ یَکْسِرَ الصَّلِیْبَ حَقِیْقَۃً [۱] صلیب کو حقیقتاً توڑ دیں گے ۔

حافظ ابن حجرؒ نے یہ بھی نقل کیا ہے ۔

اَلْحِکْمَۃُ فِیْ نُزُوْلِ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ دُوْنَ غَیْرِہٖ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ الرَّدُّ عَلَی الْیَھُوْدِ فِیْ زَعْمِھِمْ اِنَّھُمْ قَتَلُوْہُ یَدْعُو النَّاسَ اِلَی الْاِسْلَامِ وَیُھْلِکُ اللہُ فِیْ زَمَانِہِ الْمِلَلَ کُلَّھَا اِلَّا الْاِسْلَامَ وَتَقَعُ الْاَمَنَۃُ فِی الْاَرْضِ [۲]

" دوسرے انبیاء علیہم السلام کے علاوہ صرف نزول عیسٰی علیہ السلام میں حکمت یہ ہے کہ یہودیوں کی اس بات کا ردّ کیا جائے کہ انہوں نے عیسٰی علیہ السلام کو اپنے گمان کے مطابق قتل کر دیا تھا ۔ عیسٰی علیہ السلام لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں گے اور اسلام کے علاوہ سب قومیں اور مذاہب اللہ تعالیٰ ختم کر دیگا اور زمین میں امن و امان واقع ہو جائےگا "

عیسٰی علیہ السلام کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا اختصاراً نقل کر دیا گیا ہے ۔ اور یہی ہر قسم کے شک و شبہ کو دُور کرنے کے لئے کافی شافی ہے ۔ اگر کوئی شخص دعویٰ کرے کہ عیسٰی علیہ السلام تو اپنے زمانے ہی میں طبعی وفات پا چکے ہیں اور جس عیسٰی علیہ السلام کے آنے کی احادیث میں بشارت ہے ۔ وہ میں ہوں ، تو یہ بات چل نہیں سکتی ۔ کیونکہ جس نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا ۔ اس میں ایک بھی وہ شرط اور صفت نہیں پائی جاتی جو کہ عیسٰی علیہ السلام کے بارے میں احادیث میں منقول ہے ۔

دجّالوں کذّابوں کے بارے میں آگاہ کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عہدِ مبارک میں ہی آگاہ فرمایا تھا ۔ کہ میرے بعد لوگ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کریں گے ۔ لہٰذا تم ان سے بچے رہنا اور ان کی بات پر یقین نہ کرنا ۔ ارشاد ہوتا ہے ۔

اَنْ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعُمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ [۳]

" میری اُمت میں عنقریب تیس جھوٹے ہوں گے ان میں ہر ایک خیال کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ۔

---

[۱] فتح الباری ص ۴۹۱ ، ج ۶ ۔ [۲] فتح الباری ، ص ۴۹۳ ، ج ۶ ۔ [۳] ابوداؤد ، ص ۵۸۴ ۔ ترمذی ص ۵۵ ج ۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی يَخْرُجَ ثَلٰثُوْنَ دَجَّالًا كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى [1]

"قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس دجال نہ ظاہر ہوں۔ ان میں سے ہر ایک کا گمان ہوگا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے"

كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهٗ نَبِيٌّ وَاَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ سَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ [2]

"بنو اسرائیل کا معاملہ انبیاء علیہم السلام چلایا کرتے تھے جب بھی ایک نبی فوت ہو جاتے تو دوسرا ان کی جگہ لے لیتا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ عنقریب میرے خلفاء ہوں گے"

انکم حظّی من الامم وانا حظّکم من النّبیّین [3]

"امتوں میں تم میرا حصہ ہو اور نبیوں میں سے میں تمہارا حصہ ہوں"

اس سے بڑھ کر نبوّت کے ختم ہو جانے کی وضاحت کیا ہو سکتی ہے؟ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ ہندوستانی مسیح موعود سے پہلے بھی کئی دجّالوں کذّابوں نے نبوّت کے دعوے کئے۔ لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے چونکہ اپنے دین کی حفاظت کا ذمّہ خود لے رکھا ہے۔ لہٰذا اپنے دین کی حفاظت فرمائی۔ اور عقیدہ نبوّت کو مسخ ہونے سے محفوظ رکھا۔

علّامہ سیوطیؒ نے امام بخاریؒ کی تاریخ اور طبرانیؒ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام سے مروی ہے۔

يُدْفَنُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ فَيَكُوْنُ قَبْرُهٗ رَابِعًا [4]

"کہ عیسیٰ علیہ السّلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دو ساتھیوں کے ساتھ مدفون ہوں گے اور ان کی قبر چوتھی ہوگی"

جن کو حج اور عمرہ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے وہ اچھی طرح جانتے [illegible] اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے لئے جگہ محفوظ ہے۔ لہٰذا جس مسیح موعود کا ذکر احادیث میں پایا جاتا ہے۔ ابھی ان کا ظہور و نزول نہیں ہوا۔ چنانچہ

---

[1] ابوداؤد، ص ۵۹۶۔ ترمذی، ص ۵۵ ج ۲ [2] بخاری، ص ۴۹۱ [3] ابن کثیر ص ۲۴۶، ج ۲

[4] [illegible] منثور، ص ۲۴۰۔ ج ۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مسیح موعود کا شمار بھی انہیں میں ہوتا ہے جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کذاب فرمایا۔ سید الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام جسے دجال کذاب کہیں ہم ان کو مسلمان کہنے کی جسارت کیسے کر سکتے ہیں۔؟ یہ تو انگریزی حکومت کی سرپرستی، اور ۱۹۷۴ء سے پہلی حکومتوں کی مہربانی تھی کہ قادیانی مسیح موعود کے پیروکاروں کو دائرہ اسلام سے خارج نہ کیا گیا۔

مسیح موعود یا مجدّد

اگر کہا جائے کہ آپ نے ایسے ہی بحث کو اتنا طول دیا۔ ختم نبوت اور انقطاعِ وحی کو ثابت کرنے کے لئے اتنے حوالے دیئے۔ حالانکہ جن کو دائرۂ اسلام سے خارج کیا گیا ہے۔ ان کا تو یہ عقیدہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی تھے۔ ان پر نبوّت و رسالت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ جو کچھ قرآن و سُنّت میں ہے اسے وہ حق و سچ مانتے ہیں۔ اس کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ وہ تو مرزا غلام احمد قادیانی کو مجدّد تسلیم کرتے ہیں۔

اس سے پہلے کہ اس نکتہ کی بھی وضاحت کی جائے یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ بظاہر قادیانیوں کے دو گروہ ہیں۔ ایک کا تعلق ربوہ سے ہے۔ اور دوسرے اپنے آپ کو لاہوری کہتے ہیں۔

مرزا غلام احمد کے زمانے میں دونوں گروہوں میں کوئی اختلاف نہ تھا۔ مرزا غلام احمد نے جو کچھ کیا یا جس کا دعویٰ کیا ان سب نے اسے تسلیم کیا۔

مرزا صاحب کے بعد ان کے پہلے خلیفہ حکیم نورالدین کے بارے میں بھی سب مُتّفق رہے۔ جھگڑا اُس وقت شروع ہوا جب حکیم نورالدین کے بعد خلیفہ ثانی کے انتخاب کا وقت آیا لاہوری پارٹی کا خیال تھا کہ خلافت موروثی نہ بنائی جائے۔ بلکہ اہلیّت و قابلیّت کی بنا پر جاری رہنی چاہیئے۔ جیسا کہ حکیم نورالدین کے خلیفہ بنائے جانے کا معاملہ تھا۔ لیکن مرزا غلام احمد کے اہلِ خانہ غالب آئے اور خلافت مستقل طور پر ان کے خاندان میں منتقل ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی لاہوری پارٹی نے اپنے نئے موقف کا اعلان کر دیا۔ کہ ہم مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مجدّد مانتے ہیں۔

ماضی قریب میں ربوہ سے ایک کتابچہ "اِک حرفِ ناصحانہ" شائع ہُوا۔ اسی کے حوالے سے ربوہ گروپ کے عقیدہ کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ربوہ والوں کا عقیدہ

علیہ السّلام کی اصطلاح کا ذکر کرتے ہوئے صاحبِ قلم نے لکھا ہے۔

جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے۔ ان کو تو بدرجۂ اولیٰ اس کے استعمال کا حق ہے۔ کیونکہ وہ تو اپنے مطاع حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو غیر شرعی اُمتی نبی تسلیم کرتے ہیں۔

اس عبارت کے بعد کسی مزید وضاحت کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی۔ ربوہ والوں کے نزدیک مرزا صاحب نبی تھے۔ لہٰذا ان کا ختمِ نبوت پر ایمان نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار جو فرمایا، لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ مبارک کو جھٹلا دیا۔ آپ کے ارشاد کو جھٹلانے والا آپ کو ماننے والا کیسے ہو سکتا ہے؟ جو آپ کو ماننے والا نہیں وہ مسلمان کہلانے کا مستحق کیوں کر ہو سکتا ہے۔؟

لاہوری گروپ کے دعویٰ کی حقیقت

رہی بات لاہوری مرزائیوں کی۔ تو ان کے لئے ہمیں ان کے عقیدہ کو دیکھنے کی ضرورت نہیں بلکہ مرزا صاحب کے دعوے کو دیکھنا ہے جس کے زمانے میں یہ اس کو اپنا امام و پیشوا تسلیم کرتے تھے۔ اس کے کسی بھی الہام و وحی کو غلط اور جھوٹ تصور نہیں کرتے تھے۔ اس گروپ کے لیڈر اس کی سچائی کی وکالت کرتے ہوئے تھکتے نہیں تھے۔

ایک مرتبہ پھر "اک حرفِ ناصحانہ" ہی کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ اس میں مرزا غلام احمد کی ایک تقریر کا حصہ منقول ہے۔ ان ہی کے الفاظ ہیں۔[1]

میں اسی خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اس نے ابراہیمؑ سے مکالمہ مخاطبہ کیا اور پھر اسمٰعیلؑ سے اور اسحاقؑ سے اور یعقوبؑ سے اور یوسفؑ سے اور موسیٰؑ سے اور مسیح ابنِ مریم سے اور سب کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] اک حرفِ ناصحانہ ص ۲۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ایسا ہم کلام ہوا کہ آپ پر سب سے زیادہ روشن اور سب سے زیادہ پاک وحی نازل کی۔ ایسا ہی اس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا ہے۔ مگر یہ شرف محض آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا ہے۔ اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں ہرگز کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ نہ پاتا (تجلیات الٰہیہ) [1]

مرزا صاحب کی اس عبارت سے ثابت ہوگیا کہ ان کو بھی انبیاء علیہم السّلام کی طرح اللہ سے مکالمہ اور مخاطبہ کا شرف حاصل ہوا۔ جس سے لازم آتا ہے کہ وحی منقطع نہیں ہوئی۔ مرزا صاحب نے اپنے آپ کو انبیاء علیہم السّلام کی صف میں واضح طور پر کھڑا کر لیا۔

مزید وضاحت کے لئے مرزا صاحب کے چند دعوے نقل کئے جاتے ہیں۔

"سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (دافع البلاء ص ۱۱)

"ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔" (اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

"میں وہی ہوں جس کا سارے نبیوں کی زبان پر وعدہ ہوا تھا۔"

(فتاویٰ احمدیہ۔ ص ۵۱، ج ۱)

خدا تعالےٰ نے اور اس کے پاک رسول نے مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے۔ اور تمام نبیوں نے اس کی تعریف کی ہے۔ (نزول المسیح ص ۴۸)

ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو ۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے

(درثمین۔ ص ۵۳) (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۴۹)

جو شخص مجھ میں اور نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں فرق کرتا ہے اُس نے مجھے نہیں جانا۔ اور نہیں پہچانا۔ (خطبہ الہامیہ۔ ص ۱۷۱)

جو میری جماعت میں داخل ہوگیا وہ صحابہ میں داخل ہوگیا۔ (خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱)

خدا نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبیوں پر تقسیم کئے جائیں تو ان کی ان سے نبوت ثابت ہوسکتی

[1] اک حرفِ ناصحانہ ص ۱۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ (چشمہ معرفت ص ۳۱۷)

ان دعووں کے بعد کسی شک و شبہ کی گنجائش ہی نہیں رہتی کہ مرزا صاحب نے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے مرزا صاحب کی ایسی تقریریں یا عبارتیں پیش کی جاتی ہیں جن سے ان کے دعویٰ نبوت کی نفی ہوتی ہے۔ خیال رہے کہ ایسی تمام تقریریں اور عبارتیں دعویٰ نبوت سے پہلے کی ہیں یا لوگوں کو اُلجھانے کا ایک طریقہ تھا۔ جسے وقتاً فوقتاً اپنایا گیا تھا۔

آخری فیصلہ

آخر میں مرزا صاحب کا آخری فیصلہ نقل کیا جاتا ہے جو کہ انہوں نے مولانا ثناء اللہ صاحبؒ امرتسری اور اپنے درمیان اللہ تعالیٰ سے چاہا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

(آپ سے سوال کرتے ہیں کیا وہ حق ہے آپ کہہ دیں ہاں قسم ہے میرے رب کی وہ حق ہے)

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی[1] مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود۔ کذاب۔ دجال۔ مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے۔ اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق پھیلانے کے لئے مامور ہے اور آپ بہت سے افترا میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں ان تہمتوں اور الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہو سکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں۔ جیسا کہ اکثر اوقات آپ

---

[1] مرزا صاحب نے مولانا کو مسنون سلام نہیں کیا بلکہ لکھا ہے کہ سلام اس پر جو ہدایت کی اتباع کرے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیوں کہ میں جانتا ہوں کہ مُفسد اور کذّاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلّت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام و ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے۔ تا کہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذّاب اور مُفتری نہیں ہوں۔ اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں بفضلِ خدا اُمید رکھتا ہوں کہ آپ سُنّتُ اللّٰہ کے مطابق مکذّبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے۔ جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنیاد پر پیش گوئی نہیں، بلکہ محض دُعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔ اور میں خدا سے دُعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے۔ جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے۔ اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کی افتراء ہے۔ اور میں تیری نظر میں مُفسد اور کذّاب ہوں۔ اور دن رات افتراء کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دُعاء کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللّٰہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر دے اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین

مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللّٰہ ان تہمتوں میں سے جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعاء کرتا ہوں کہ میری زندگی ہی میں ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراضِ مہلکہ سے بجز اس صورت کے وہ کھلے طور پر میرے رُوبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرضِ منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا ربّ العالمین

میں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی۔ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کے لئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے۔ اور انہوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ (وہ بات مت کہہ جس کا تمہیں علم نہیں) پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا۔ اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مُفسد اور ٹھگ اور دوکاندار اور کذّاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بد آدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلماتِ حق کے طالبوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ ان ہی تہمتوں کے ذریعے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی۔ اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما۔ اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں دنیا سے اٹھا لے یا اور کسی نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ أَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ

(اے ہمارے رب ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دے اور تو ہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے)

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں۔ اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔۔

الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایدہ

مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ۔ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری نے مرزا صاحب کی خواہش کے مطابق ان کی دعا کو ۲۵ مئی ۱۹۰۷ء کے اہل حدیث میں شائع کر دیا۔

دعا کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے۔ مرزا صاحب نے جس خلوص سے دعا مانگی وہ رنگ لایا۔ اللہ خیر الفاتحین نے فیصلہ حق صادر فرمایا۔

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں صادق کی زندگی میں مفتری اور کذاب کو دنیا سے اٹھا لیا گیا۔ اور حضرت مولانا امرتسری مارچ ۱۹۴۸ء تک اللہ کے فضل و کرم سے باحیات رہے۔

آخری فیصلہ نقل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ لاہوری پارٹی کی حقیقت سے آگاہی ہو جائے۔ جب آخری فیصلہ چاہنے والا خود اپنے آپ کو مسیح موعود اور مبعوث من جانب اللہ کہے تو ان کے مجدد کہنے سے کیا فرق پڑتا ہے؟ لاہوری اور ربوہ گروپ درحقیقت اندر سے ایک ہی ہیں۔ لیکن لوگوں کو دھوکا دینے اور گمراہ کرنے کی ایک تدبیر ہے۔ ایک غیر تشریعی ظلی اور بروزی نبی کہتا رہے اور دوسرا مجدد کا لفظ استعمال کرتا رہے۔

17231

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا کسی مجدد نے اپنے ماننے والوں کو ایسے بھی کہا ہے ؟

کُلُّ مُسْلِمٍ يَقْبَلُنِيْ وَيُصَدِّقُنِيْ دَعْوَتِيْ اِلَّا ذُرِّيَّةُ الْبَغَايَا (آئینہ کمالات اسلام) "کنجریوں کی اولاد کے علاوہ ہر مسلمان نے مجھے مان لیا اور میری دعوت کی تصدیق کی"

ان کے مجدد نے اپنے مخالفین کے بارے میں جو غلط زبان استعمال کی اس کا یہ محل نہیں ہے ۔ یہ تو ایک علمی جائزہ ہے ۔ مرزا صاحب نے جو کچھ کہا ، لکھا یا جس کا دعویٰ کیا ۔ ہمارے سلف صالحین علماء کرام نے اس کا محاسبہ کیا کہ آخری فیصلے تک نوبت پہنچ گئی ۔

غیر مُسلم قرار دیئے جانے کی وجہ

بات تو صرف اتنی ہے کہ قادیانی اور لاہوری مرزائیوں کو اس لئے غیر مسلم قرار دیا گیا ہے ، کہ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد نبی تھے ۔ ان کو اللہ سے ہمکلام ہونے اللہ سے وحی اور الہامات پانے کا شرف حاصل تھا ظلی ، بروزی اور غیر تشریعی کے الفاظ بڑھانے سے حقیقت تبدیل نہیں ہوتی ۔ اسلامی تعلیم کی رُو سے سلسلۂ نبوّت اور وحی ختم ہو چکا ہے ۔ جو کوئی دعوےٰ کرے گا کہ اس پر وحی کا نزول ہوتا ہے وہ دجّال ، کذّاب ، مفتری ہو گا ۔

اُمتتِ محمّدیہ اسے ہرگز مسلمان نہیں سمجھے گی ۔ یہ اُمتتِ محمّدیہ کا اپنا خود ساختہ فیصلہ نہیں بلکہ شفیعِ اُمّت محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے ۔

رہی یہ بات کہ اگر آپ ان کو مسلمان ماننے کو تیار نہیں تو نہ مانیں لیکن ان کی مساجد میں اذان بند کروانے ، مسجد کا نام تبدیل کروانے اور دوسری اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے رکوانے والی بات سمجھ میں نہیں آتی ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے عہدِ مبارک میں منافقین کا جو انداز تھا وہ عرض کیا جا چکا ہے ۔ مگر اللہ تعالےٰ نے ان کی مسجد کو برداشت نہ کیا ۔ اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ اس میں کھڑے بھی نہیں ہونا ۔ ان کو اس کی اجازت نہ ملی جو بظاہر آپ کے نبی ہونے پر گواہی دیتے تھے ۔ آپ کے ساتھ نماز پڑھتے ، زکوٰۃ دیتے اور جہاد پر جاتے تھے تو ان کو کیسے اجازت دی جا سکتی ہے ۔ جو اپنی الگ جماعت بنائیں ۔ جماعت کے امام کو نبی مانیں ۔ نہ ماننے والوں کو کنجریوں کی اولاد کہیں ۔ کسی مسلمان کے جنازے میں شریک نہ ہوں ۔ اگر حقیقی طور پر قرآنی تعلیم پر عمل کیا جائے تو وہ

17201

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد بنا ہی نہیں سکتے ۔

اگر اس پر عمل نہ کیا جائے تو ایک عام مسلمان کو کیسے تمیز ہوگی کہ یہ قادیانیوں کی مسجد ہے ۔ یا عام مسلمانوں کی بجب قانونی طور پر ان کو غیر مسلم قرار دیا جا چکا ہے تو اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے اور مسلمانوں جیسی عبادت گاہیں بنانے کی اجازت دینا۔ اپنے اندر تضاد پیدا کرتا ہے۔ قولی طور پر غیر مسلم مگر عملی طور پر مسلمان ۔ اللہ تعالےٰ اس تضاد سے ہمیں محفوظ رکھے ۔

قادیانی جماعت کی تشکیل کا پس منظر

درحقیقت قادیانی جماعت اور مرزا غلام احمد کے دعویٰ نبوت کا ایک پس منظر ہے ۔ انگریز کو مسلمانوں کے جذبہ جہاد سے بڑا خوف تھا۔ لہٰذا اس نے ایک ایسے شخص کو اپنے مقصد کے لئے استعمال کیا جو ان کا بڑا ہی وفادار تھا۔ ایک اور بھی نمایاں پہلو اس کا یہ تھا کہ مسلمانوں کو آپس میں مصروف کر دیا جائے۔ ایسے اُلجھاؤ میں الجھایا جائے کہ انگریز کی طرف دیکھنے کی فرصت ہی نہ ملے۔ انگریزی حکومت کی پالیسی کو سمجھنے کے لئے ہمیں ایک تحریک کو بھی پیش نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ جس کا آغاز ۱۸۲۰ء میں امریکہ میں ہوا۔

MORMONS

JOSEPH SMITH'S TESTIMONY کے مطابق جب جوزف سمتھ پندرہ[۱۵] سال کا تھا۔ تو وہ عبادت کے لئے اپنے گھر کے پاس ایک جنگل میں نکلا۔ وہاں اس کے پاس دو بزرگ ہستیاں (جن کی چمک دمک اور نورانی چہروں کی خوبصورتی بیان نہیں کی جا سکتی) آئیں ان میں سے ایک نے اس سے گفتگو کی اور ساتھ ہی دوسرے سے کہا۔ یہ میرا پیارا بیٹا ہے۔ یہ MATTHEW کی انجیل کے الفاظ ہیں جو کہ عیسیٰ علیہ السلام کے لئے استعمال کئے گئے ہیں [۱]

پھر جوزف سمتھ سے کہا گیا کہ انجیل کا نفاذ صحیح طور پر ہو نہیں رہا ۔ لہٰذا اس کی ڈیوٹی لگا

---

[۱] ۵ : ۱۷ ، ۱۷ : ۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی گئی کہ وہ صحیح معنوں میں اس پر عمل کروائے۔
چنانچہ نیویارک کے قریب SENEA کونٹی میں FAYETTE کے مقام پر RESTORED CHURCH کے نام پر ادارہ قائم کیا گیا۔ جس کے ارکان کی تعداد تیزی سے بڑھنے لگی لیکن اسی اعتبار سے ان کی مخالفت بھی ہونے لگی۔ جس کے نتیجہ میں ۱۸۴۴ء میں جوزف سمتھ کو مشتعل ہجوم نے ILLINOIS کے مقام پر قتل کر دیا۔
اس کے بارہ شاگردوں میں سے پہلا شاگرد BRIGHAM YOUNG اس کے پیروکاروں کو لے کر SALTLAKE CITY آگیا۔
جوزف سمتھ نے بھی حضرت عیسٰی علیہ السلام کی طرح اپنے خاص شاگردوں کی تعداد بارہ ہی رکھی۔ جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ بھی اللہ کی طرف سے مامور تھے۔ آج کی موجودہ قیادت کا ڈھانچہ وہی ہے اور ان کے بارے میں بھی یہی ایمان ہے کہ وہ سب اللہ کی طرف سے حکم پاتے ہیں۔ اللہ ہی ان کی راہنمائی کرتا ہے۔ ان پر وحی کا نزول ہوتا ہے۔ وحی کا سلسلہ جاری ہے۔ منقطع نہیں ہوا۔
بارہ رسول ہی اپنا سربراہ منتخب کرتے ہیں۔ جب ایک فوت ہوتا ہے تو بارہ میں جگہ پانے والوں میں سے کسی ایک کا انتخاب ہو جاتا ہے۔
اس تحریک میں شامل ہونے والوں کو MORMONS کہا جاتا ہے جب کہ ان کا صحیح نام THE LATTER DAY SAINT ہے۔
جب عام عیسائی ان سے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بارے میں سوال کرتے ہیں، تو وہ عیسائیوں میں مقبول ترین عقیدہ کے مطابق جواب دیتے ہیں کہ اللہ باپ ہے۔ عیسٰی علیہ السلام اس کے بیٹے ہیں اور جبریل علیہ السلام HOLY GHOST ہیں۔
(MORMONS) مورمنز باپ سے بیٹے کے حوالے سے دعاء کرتے ہیں۔ انکا عقیدہ ہے کہ عیسٰی علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ اور دنیا میں حکومت کریں گے۔
بائبل ہی کو مقدس کتاب تسلیم کرتے ہیں، لیکن اس کے ساتھ BOOK OF MORMONS پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔
ان میں پہلے ایک سے زیادہ بیویوں کی اجازت تھی لیکن اب امریکن قانون کے مطابق ہی عمل کرتے ہیں یعنی ایک سے زیادہ بیویوں کی اجازت کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُن کا یہ ایمان ہے کہ ہر انسان اپنے عمل کا ذمہ دار ہوگا۔ اپنے عمل کے مطابق جزا و سزا پائے گا۔ آدم علیہ السلام کی غلطی کی وجہ سے کسی کو کوئی سزا نہ ہوگی۔

MORMONS صحت کا بڑا خیال رکھتے ہیں۔ اسی وجہ سے ان کے ہاں تمباکو نوشی، شراب کا پینا ممنوع ہے۔ چائے اور کافی بھی نہیں پیتے۔

اُن کے ہاں تبلیغ کے لئے کوئی خاص گروہ نہیں ہوتا۔ بلکہ ہر شخص جو منبر پر کھڑا ہونے کی اہلیت رکھتا ہو لوگوں سے خطاب کر سکتا ہے۔ وہ اپنے بچوں کی دینی اور دُنیوی تعلیم پر خاص توجہ دیتے ہیں ہر بچوں کو تبلیغ میں ماہر بنانے کے لئے اپنے خرچے پر بیرون و اندرون ممالک بھیجتے ہیں۔ دو سے تین سال یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔

ضبط تولید ان کی تعلیم میں شامل نہیں۔

چرچ کی خاطر اپنی کمائی کا دس فی صد ہر شخص نکالتا ہے۔ ہر شخص کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ ہفتے میں کچھ نہ کچھ وقت چرچ کے لئے وقف کرے۔

جوزف سمتھ کی تحریک کا ہندوستان میں چلائی گئی قادیانی تحریک سے موازنہ کیا جائے تو ایسا معلوم ہوگا کہ اصولی طور پر ان دونوں میں بڑی مماثلت پائی جاتی ہے۔

جوزف سمتھ نے بھی یہی کہا تھا کہ وہ کوئی نئی شریعت نہیں لے کر آیا بلکہ انجیل ہی کو صحیح طور پہ نافذ کرنا چاہتا ہے۔ یہ ذمہ داری خدا نے خود اسے سونپی ہے۔ عیسائیوں کا جو عام مقبول عقیدہ ہے۔ اس نے عام لوگوں سے گفتگو کرتے ہوئے اسی کے مطابق بات کی۔ اس وقت امریکہ میں چلائی گئی تمام تحریکوں میں وہی تحریک منظم اور کامیاب نظر آتی ہے۔ اس لئے کہ اس تحریک سے وابستہ لوگ عام عیسائیوں سے بہت زیادہ مذہبی اور کردار کے اچھے دکھائی دیتے ہیں۔

UTAH سٹیٹ میں ۷۲ فیصد ان کی آبادی ہے SALT LAKE CITY میں ان کی اپنی یونیورسٹی، اپنا ریڈیو سٹیشن اور اپنا ٹی وی سٹیشن اور اپنا اخبار ہے۔ دُنیوی تعلیم میں یہ لوگ پیش پیش نظر آتے ہیں۔ حکومتی سطح پر بھی اعلیٰ نوکریوں پر فائز ہیں۔ دنیا کے مختلف مقامات پر سات ہزار سے زیادہ ان کے اپنے چرچ ہیں اس وقت ان کی تعداد چالیس لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے۔

چونکہ امریکی حکومت لادینی ہے۔ اس لئے ان کو وہاں پھیلنے پھولنے کے مواقع میسّر ہیں۔ آغاز میں ان پر بڑی سختی کی گئی۔ جس کے نتیجہ میں ان کو ترکِ وطن کرنا پڑا۔ بالآخر جوزف سمتھ کو قتل کر دیا گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وقت سالٹ لیک سٹی میں ان کا بہت بڑا مرکز ہے۔ جہاں سے تمام دنیا کے مختلف ملکوں میں ان کے نمایندے راہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ مسلمان ملکوں میں کام کرنے کا ان کا ایک منظّم پروگرام ہے۔ محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نبوّت پر ان کا ایمان ہے۔ اسی وجہ سے وہ مسلمانوں کو اپنے قریب پاتے ہیں اور ان کو قریب لانے کا پروگرام رکھتے ہیں۔

حال ہی میں سالٹ لیک سٹی سے ایک کتاب MORMONS AND MUSLIMS شائع ہوئی ہے۔

قادیانی تحریک کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہی بات وہاں نظر آتی ہے۔ مرزا غلام احمد نے کسی نئی شریعت لانے کا دعویٰ نہیں کیا۔ بلکہ اسلام کو صحیح طور پر نافذ کرنے، اللہ تعالےٰ سے ہمکلام ہونے، وحی اور الہامات وصُول کرنے کا انہوں نے بار بار اعلان کیا۔ ان کے بھی ماننے والے دینی اور دنیوی تعلیم پر خاص توجّہ دیتے ہیں۔ ان کے بچّے اپنے مذہب کو خُوب اچھی طرح سمجھ کر دوسروں کو قائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اپنے مذہب کی خاطر اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں۔ اپنی کمائی کا مخصوص حصّہ بیت المال میں جمع کرواتے ہیں۔ اپنے سکول اور یونیورسٹیاں بنانا اور اپنے گروہ کو ہر طرح سے منظّم کرنا "مورمنز" ہی کی نقل ہے۔

گمان اغلب ہے کہ ہندوستان میں قادیانی تحریک "مورمنز" تحریک کو سامنے رکھتے ہُوئے چلائی یا چلوائی گئی۔ جو اب پاکستان میں دَم توڑ چکی ہے۔

انگریزوں کا خیال تھا کہ قادیانیوں کو تعلیمی میدان میں آگے لاکر حکومت میں زیادہ سے زیادہ جگہ دی جائے تاکہ مسلمانوں کی طرف سے جہاد کا خطرہ ہمیشہ کے لئے ختم ہوجائے۔

چنانچہ مرزا غلام احمد نے جہاد کی ممانعت کا فتویٰ یُوں دیا۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال! دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نورِ خدا کا نزول ہے اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو[1]

---

[1] درِثمین، ص ۵۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں مرزا صاحب کے خاندان کی انگریزی سرکار سے دوستی اور وفاداری کو بھی پیش نظر رکھ لیا جائے تو معاملے کی تہ تک پہنچنے میں بڑی آسانی ہو جائے گی۔

الحکم کے ایڈیٹر یعقوب علی تراب احمدی نے سیرۃ حضرت مسیح موعود میں مرزا صاحب کے خاندان کی خدمات کا ذکر درج ذیل عنوان کے تحت کیا ہے۔

مفسدہ ۱۸۵۷ء میں خدمات: جب ۱۸۵۷ء کا غدر ہوا اور ملک میں ایک طوفان بے تمیزی پیدا ہو گیا۔ اس وقت بعض لوگوں کو یہ خیال ہو گیا تھا کہ وہ اپنی گم شدہ ریاستوں کو غدر کی آڑ میں حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ مگر حضرت مرزا صاحب نے اس حالت میں بھی سرکار انگریزی کے ساتھ سچی وفاداری اور دوستی کا پورا ثبوت دیا۔ اور اس عہدِ دوستی کو ایسا نباہا کہ وہ آج تک ایک قابل قدر خدمت سمجھی جاتی ہے۔ اس مفسدہ کے وقت بھرتی میں مدد دینے کے علاوہ پچاس گھوڑے مع ساز و سامان و سواران اپنے خرچ سے سرکار انگریزی کو دیئے۔ اور آپ کا بڑا صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب جنرل نکلسن صاحب بہادر کی فوج میں اس وقت لڑ رہا تھا جب کہ افسر موصوف نے تریموگھاٹ پر نمبر ۴۶ نیو انفنٹری کے باغیوں کو جو سیالکوٹ سے بھاگے تھے تہ تیغ کیا۔ جنرل نکلسن صاحب بہادر نے مرزا غلام قادر صاحب کو ایک سند دی جس میں یہ لکھا تھا کہ:

"**۱۸۵۷ء میں خاندانِ قادیان ضلع گورداسپور کے تمام دوسرے خاندانوں سے زیادہ نمک حلال رہا ہے۔**"

غرض حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب اپنے زمانۂ حیات میں حکومت کے پورے فرمانبردار اور وفادار دوست تھے۔ گورنمنٹ نے ان کی خدمات کا ہمیشہ اعتراف کیا اور مرزا صاحب موصوف گورنمنٹ کے حکام اور عہدہ داروں کی نظر میں ایک موقر اور معتمد دوست سمجھے جاتے تھے۔ دربار گورنری میں انہیں کرسی دی جاتی۔ اور ان کی تحریروں پر عزت کے ساتھ غور کیا جاتا تھا۔ حکام نے جو چٹھیات انہیں وقتاً فوقتاً لکھی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دلی جوش سے لکھی گئی ہیں جو بغیر ایک خاص خیر خواہ اور سچے وفادار کے کسی دوسرے کے لئے تحریر نہیں ہو سکتی ہیں[1]۔

چنانچہ مرزا صاحب کا جہاد کے خلاف فتویٰ دینا بھی انگریزی سرکار کو اپنی وفاداری ہی کا یقین دلانا تھا۔

---

[1] حیاۃ النبی یعنی سیرت حضرت مسیح موعود۔ ص ۴۳ مطبوعہ ۷، اکتوبر ۱۹۱۵ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے بڑھ کر انگریزوں کو اور کیا چاہیئے تھا؟ یہی وجہ تھی کہ انگریزوں نے مرزائیوں کی بھرپور سرپرستی کی۔ ان کو جتنی مراعات دی جا سکتی تھیں، دیں۔

اللہ تعالیٰ نے سیدّ الانبیاء محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآنِ پاک میں حکم دیا۔

یَاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنَافِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ [۱]

"اے نبی کفّار اور منافقین کے ساتھ جہاد کریں اور اُن پر سختی کریں لیکن ہندوستانی نبی نے جہاد کو حرام قرار دے دیا"

یہ مضمون اس لئے نہیں لکھا گیا کہ اس میں مرزائیت کے اعتقادات اور تعلیم کا احاطہ کیا جائے۔ ہمارے سلف صالحین نے مرزا صاحب کے زمانے ہی میں ان کی تمام تحریروں اور تقریروں کا محاسبہ کیا۔ ان کی تمام کُتب کے مناسب اور بروقت جواب دیئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مستقبل قریب میں وہ تمام کُتب شائع کرنے کا اہتمام کیا جائے گا۔ بتانا صرف یہ مقصود ہے کہ مرزا غلام احمد نے نبوّت کا دعویٰ کیا۔ اگرچہ اس کے ساتھ ظلی، بروزی اور غیر تشریعی کا موقعہ محل کی مناسبت سے اضافہ بھی ہوتا رہا۔ لیکن مسیح موعود تو واضح طور پر وہ اپنے آپ کو کہتے اور لکھتے رہے۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے آسمان سے نازل ہونے کی نفی کر دی اور خود ان کی جگہ مسیح موعود بن بیٹھے۔ بلکہ عیسیٰ علیہ السّلام کے کشمیر میں فوت ہونے کی خبر بھی دے دی۔ یہ سب باتیں اُمّتِ محمدیہ کے عقائد راسخہ سے ٹکراتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایک شخص کے دعویٰ کی بناء پر قرآن و سنّت اور اجماعِ اُمّت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا قرآن و سُنّت اور اجماعِ اُمّت کی روشنی میں نبوّت کا دعویٰ کرنے والے اور اس کی تصدیق کرنے والوں کے ساتھ جو سلوک ہونا چاہیئے تھا۔ وہ بہت دیر بعد ہُوا۔

ہر شخص کو حق ہے کہ وہ جو چاہے سوچے اور اپنی سوچ کے مطابق عمل کرے لیکن کسی کو یہ حق نہیں کہ مقامِ نبوّت و رسالت میں خلل اندازی کرے۔ نبوّت کے بارے میں دنیا کے تمام مسلمانوں کا جو عقیدہ ہے اس کو مسخ کرے۔ جب بھی کسی نے ایسی جرأت کی مسلمانوں نے فوراً اس کا سدّباب کیا۔ انشاءاللہ تعالیٰ قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

ایک مغالطہ ساری بحث کا جائزہ لینے کے بعد شاید یہ بات بھی ذہن میں آئے کہ مرزائیوں میں بڑے بڑے پڑھے لکھے لوگ موجود ہیں جو دین و دنیا سمجھتے ہیں۔ قرآن و سُنّت

---

[۱] سُورۃ تحریم، آیت ۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا مطالعہ کرتے ہیں۔ کیا ان کی سمجھ میں اتنی موٹی اور واضح بات نہ آئی کہ سلسلۂ وحی و نبوت ختم ہو گیا ہے؟ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد کسی اُمتی کے اللہ سے ہمکلام اور مخاطب ہونے کے امکان کو ہی یوں ختم فرما دیا ہے۔

قَدْ كَانَ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رِجَالٌ يُكَلَّمُونَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ [1]

"بے شک تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے مرد تھے جن سے اللہ ہمکلام ہوتا تھا۔ حالانکہ وہ نبی نہ ہوتے تھے اگر میری اُمت میں کوئی ایسا ہونے والا ہوتا تو عمرؓ ہوتے۔"

دُوسری روایت کے مطابق :-

لَقَدْ كَانَ فِيمَا كَانَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ نَاسٌ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ [2]

"بے شک تم سے پہلے جو اُمتیں ہوئی ہیں ان میں ایسے لوگ تھے جن پر الہام ہوتا تھا اگر میری اُمت میں کوئی ایسا ہونے والا ہوتا تو عمرؓ ہوتے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات کے باوجود انہوں نے مرزا غلام احمد کی تصدیق کی۔ ان کی تعلیم کو اپنایا۔ اُمّتِ مسلمہ کے متفق علیہ مسئلہ سے اختلاف کیا۔ سنہ ۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی، موجودہ حکومت کے فیصلوں اور اجماعِ اُمت کی پروا نہ کی۔ اپنے عقائد پر ڈٹے رہے۔ صبر و استقلال کا مظاہرہ کیا۔ لہٰذا اس کے پیچھے کچھ نہ کچھ صداقت تو ضرور ہوگی۔

اس کا جواب بڑا سیدھا سا یوں ہے کہ اس وقت دنیا میں اکثریت پڑھے لکھے لوگوں کی غیر مسلم ہے۔ بڑے بڑے دانشوروں نے اسلام کو قبول نہ کیا اور نہ ہی کرتے ہیں۔ کیا ان دانشوروں کی دانش کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کے اسلام کے ٹھکرانے کے فیصلے کو صحیح قرار دیا جائے گا؟ ظاہر ہے جواب نفی میں ہوگا۔ بات صرف اتنی سی ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہر انسان کو ہدایت اپنانے یا ٹھکرانے کا اختیار دے رکھا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ [3]

"جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے انکار کرے۔"

اللہ نے لوگوں کو ایمان لانے کا مکلف نہیں بنایا بلکہ جزا و سزا کے بارے میں

---

[1] بخاری صفحہ ۵۲۱/۱ [2] بخاری صفحہ ۵۲۱/۱ [3] سورۃ الکہف آیت ۲۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگاہ فرمایا۔ جو ایمان لائیں گے وہ جنت کے مالک بن جائیں گے اور جو کفر پر ڈٹے رہیں گے جہنم کا ایندھن بن جائیں گے۔

اس نے قانون بنا دیا۔

یَهْدِیْ اِلَیْهِ مَنْ یُّنِیْبُ ؎۱

"ہدایت اس کو دیتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے"

وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ؎۲

"جو ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتا ہے اور مومنوں کی راہ کو چھوڑ کر کسی اور راہ پر چلتا ہے تو ہم اسی طرف لگا دیتے ہیں پھر اسے جہنم میں ڈال دیں گے اور جہنم بُرا ٹھکانا ہے"

اللہ نے اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کتاب مبین کے ذریعے ساری دنیا کے لوگوں کو سیدھی راہ دکھا دی۔ اب لوگوں کا کام ہے۔ چاہے اپنی دنیا سنوار کر آخرت کو تباہ کر لیں یا آخرت کو سنوارنے کے لئے دنیاوی زندگی میں کوشاں ہو جائیں۔

شیطان ابلیس نے جن ہوتے ہوئے (كَانَ مِنَ الْجِنِّ ۔ الکہف ۵۰) اللہ کی بندگی عبادت کر کے ملائکہ میں مقامِ شرف حاصل کر لیا۔ لیکن جب اللہ کی طرف سے حکم ملتا ہے کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو تو وہ لعین و مردود حکم کی تعمیل نہیں کرتا بلکہ اپنی فضیلت کا پرچار کرتا ہے۔

اللہ نے جو معاملہ اس کے ساتھ کیا اسے خود ہی قرآن حکیم میں بیان فرمایا۔ ارشاد ہوتا ہے۔

؎۱ سورۃ الشوریٰ آیت ۱۳ ؎۲ سورۃ النساء آیت ۱۱۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِينَ ○ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ○ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ○ وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَى يَوْمِ الدِّينِ ○ قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ○ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ○ إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ○ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ○ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ○

"اے ابلیس جس کو میں نے اپنے ہاتھ سے بنایا اُس کو سجدہ کرنے سے تجھے کس چیز نے روکا۔ کیا تو نے تکبّر کیا یا تو بلند مرتبہ والوں میں سے تھا۔ اُس نے کہا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اس (آدم علیہ السّلام) کی تخلیق مٹی سے کی۔ اللہ نے فرمایا نکل جا جنّت سے پس تو راندہ ہوا ہے اور بے شک قیامت تک تجھ پر میری لعنت ہو گی۔ شیطان نے کہا اے رب مجھے اُس دن تک مُہلت دے دے جس دن انسان اٹھائے جائیں گے۔ اللہ نے فرمایا بے شک تجھے مہلت دے دی گئی جو وقتِ معلوم تک ہو گی۔ شیطان نے کہا تیری عزت کی قسم میں ان تمام کو ضرور گمراہ کروں گا سوائے تیرے مخلص بندوں کے جو ان میں ہوں گے۔"

اِن آیاتِ مُبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ ابلیس نے اللہ تعالٰی کی نافرمانی کی۔ نافرمانی کی وجہ اس کا تکبّر تھا۔ اس نے حضرت آدم علیہ السّلام سے اپنے آپ کو ارفع و اعلیٰ سمجھا۔ اس کے ذہن میں یہ بات نہ آئی کہ جس سجدے کا اُسے حکم دیا گیا وہ سجدہ آدم علیہ السّلام کو نہ تھا بلکہ یہ درحقیقت اللہ کے حکم کی بجاآوری تھی۔

جب جنّت سے نکل جانے کا حکم ملتا ہے تو پھر بھی اپنی اصلاح نہیں کرتا۔ اللہ تعالٰی سے معافی مانگنے کے بجائے قیامت تک ڈھیل کا طلب گار ہو جاتا ہے۔ اپنی سوچ پر ڈٹ جاتا ہے۔ اللہ تعالٰی کی طرف سے جب ڈھیل مل جاتی ہے تو قسم کھا کر آدم علیہ السّلام اور ان کی اولاد کو گمراہ کرنے کی تحریک کا اعلان کرتا ہے لیکن ساتھ ہی اقرار کرتا ہے کہ تیرے مخلص بندوں پر میرا داؤ نہیں چلے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسانی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ مخلص بندوں کی تعداد دنیا میں ہمیشہ ہی کم رہی ہے۔ انبیاء و رُسل علیہم السّلام کی پیروی اور اطاعت کرنے والے تھوڑے ہی رہے ہیں۔ بڑے بڑے عقلمندوں نے ان کی دعوت کو ٹھکرایا۔ اور ان کا مذاق اُڑایا۔ سیدھی راہ پر قائم رہنا اللہ کے فضل و کرم کے بغیر ممکن نہیں۔ اس شخص پر اللہ کی کمال مہربانی ہے جس کو اُس نے بہکنے اور گمراہ ہونے سے بچایا۔

چنانچہ ہدایت کو اپنانا اور اُس پر قائم رہنا۔ اس کا معیار انسانی عقل نہیں بلکہ نبوّت اور قرآن و سُنّت ہے۔ کیونکہ جہاں دُنیا کے تمام عقلمندوں کی عقلوں کی انتہاء ہوتی ہے وہاں سے نبوت کی ابتداء ہوتی ہے۔ اسی لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا دیا۔

تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ [1]

"میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے، تو کبھی بھی گمراہ نہ ہو گے۔ وہ کتاب اللہ اور سُنّت رسول ہے"

آخر میں ان حضرات سے درخواست ہے جو مقامِ نبوّت سے ناواقفیت کی بناء پر گمراہ ہوئے یا بہکائے گئے کہ اپنے عقیدے کا اَز سرِ نو جائزہ لیں۔ صدقِ دل سے توبہ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعاء کریں کہ مولا کریم ان کو صحیح راہ دکھا کر اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹ ... جے ماڈل ٹاؤن، لاہور
نمبر 17391

[1] موطا امام مالک، کتاب الجامع، باب النہی عن القول بالقدر، ص ۶۴۸ - طبع مصر

عطیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیمت ۵ روپے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ